علمائے کرام اور طلبہ عظام کے لیے کچھ کارآمد باتیں

محمد اشرف نقشبندی

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ لوگوں کے علم کا خلاصہ صرف چار باتوں میں ہے: (۱) آدمی اپنے رب کو پہچانے (۲) رب العالمین نے اس پر کیا احسانات فرمائے ہیں؟ (۳) رب تعالیٰ اس سے کیا چاہتا ہے؟ (۴) کن باتوں سے وہ رب کی نافرمانی سے نکل سکتا ہے؟

مطلب یہ ہے کہ جو علم مذکورہ چار باتوں کی طرف انسان کی رہنمائی کرے اور ان پر عمل کرنے کی طرف راغب کرے وہی علم دراصل نفع بخش ہے۔ جس علم سے یہ باتیں حاصل نہ ہوں وہ علم کہلانے کے لائق نہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ یہ علم کیسے حاصل ہوگا اس کے لیے امام مالکؒ کا فرمان پیش خدمت ہے۔

"یہ علم اس وقت تک کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ کچھ نہ کچھ فقر وفاقہ اور تنگ دستی کا ذائقہ نہ چکھ لے۔"

حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ جو شخص علم دین مالی وسعت اور اپنے اعزاز کے ساتھ حاصل کرے گا وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا، اس کے برخلاف جو شخص ذلت وعاجزی، تنگدستی اور علم کے اکرام کے ساتھ اسے حاصل کرے گا وہی کامیاب ہوگا۔

تجربہ بھی یہی بتاتا ہے کہ ناز ونعم اور فارغ البالی میں علم دین پڑھنے والے طلبہ عموماً علمی گہرائی حاصل نہیں کر پاتے۔ مالی وسعت کی وجہ سے ان کی توجہات علم سے زیادہ آسائش وزیبائش کی طرف لگی رہتی ہیں۔ اس لیے مالدار گھرانہ کے طلبہ کے سرپرستوں کو چاہیے کہ وہ طالب علمی کے زمانے میں ان کے پاس جیب خرچ کی زیادہ رقم نہ رہنے دیں۔

صبر، زہد اور تقویٰ کی حقیقت:...... ابراہیم بن اشعثؒ کہتے ہیں کہ میں نے مشہور عارف باللہ حضرت فضیل بن عیاضؒ سے پوچھا کہ مصیبت پر "صبر" کا مطلب کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: صبر کا مطلب یہ ہے کہ تم ان مصیبتوں کو کسی سے بیان نہ کرو" پھر میں نے "زہد" کی حقیقت پوچھی تو انھوں نے فرمایا: زہد قناعت کا نام ہے اور یہی اصل میں "غنی" ہے۔

اس کے بعد میں نے ''ورع'' کے بارے میں دریافت کیا تو آپؒ نے فرمایا کہ گناہوں اور محرمات سے بچنے کا نام ورع ہے۔اسی طرح میں نے جب ''تواضع'' کی حقیقت کے بارے میں معلوم کیا تو حضرت نے فرمایا: تواضع یہ ہے کہ تم حق بات کے سامنے آنے پر سرِ تسلیم خم کر دو، اگر چہ اس حق بات کا بیان کرنے والا شخص لوگوں میں سب سے بڑا جاہل ہی کیوں نہ ہو۔(یعنی یہ نہ دیکھو کہ کہنے والا کون ہے بلکہ اس کی کہی ہوئی بات پر دھیان دو۔اگر وہ حق ہو تو اسے قبول کرنے میں تامل نہ کرو، یہی تواضع ہے۔)

تین نصیحتیں:......سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹے! لوگوں کو دکھلانے، ان سے جھگڑا کرنے یا فخر ومباہات کے لیے کبھی علم مت حاصل کرنا اور تین باتوں کی وجہ سے علم کی تحصیل میں کوتاہی نہ کرنا: (۱) ناواقف رہنے کا شوق (۲) علم سے بے رغبتی (۳) اور علم سیکھنے میں شرم۔

علم کے ساتھ حلم کی اہمیت:......حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں یقین (کامل) سے بڑی کوئی چیز نہیں اُتاری اور لوگوں میں سب سے زیادہ کم ''صفتِ حلم'' تقسیم فرمائی ہے اور کوئی چیز دوسری چیز سے مل کر اتنی مزین اور خوب صورت نہیں ہوتی جتنی صفت علم حلم کے ساتھ مل کر مزین ہوتی ہے۔

عالم کامل کی پہچان:......حضرت ابو حازمؒ کہتے ہیں کہ جب تک تین باتیں کسی میں نہ پائی جائیں وہ عالم کہلانے کا مستحق نہیں: (۱) بڑے سے بغاوت نہ کرے (۲) اپنے سے چھوٹے کو حقیر نہ سمجھے (۳) اپنے علم پر کسی سے معاوضے کا طالب نہ رہے۔(العلم والعلماء: ۲۶۵)

منصف مزاجی:......علامہ ابن عبدالبر قرطبیؒ نے فرمایا: علم کے آداب و برکات میں سے یہ بات ہے کہ آدمی منصف مزاج ہو، کیوں کہ جو شخص منصف نہ ہو تو وہ خود سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی اسے سمجھایا جا سکتا ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا حکیمانہ ارشاد:......رجاء بن حیوۃؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم تو سیکھنے سے ہی آتا ہے اور بردباری کے لیے اس کی مشق کرنی پڑتی ہے، جو خیر کا طالب اور مشتاق ہوتا ہے اسے خیر عطا ہوتی ہے اور جو برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اسے برائی سے بچا لیا جاتا ہے۔

جاہل کی تین علامتیں:......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہالت کی تین علامتیں ہیں: (۱) اپنے کو اچھا سمجھنا (۲) فضول گوئی کرنا (۳) اپنی بیان کردہ نصیحت پر خود عمل نہ کرنا۔یعنی جس شخص میں مذکورہ تین باتیں پائی جائیں اگر چہ اپنے آپ کو عالم کہلواتا ہو، درحقیقت وہ جاہلانہ باتوں میں مبتلا ہے۔

حب جاہ کی نحوست:......حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا کہ جو شخص بھی ''حب جاہ'' میں مبتلا ہوگا اس میں درج ذیل برائیاں ضرور پائی جائیں گی: (۱) وہ دوسرے ہم عصر لوگوں سے حسد کرے گا (۲) اس میں سرکش جذبات پروان چڑھیں گے (۳) وہ دوسرے لوگوں کے عیوب کی ٹوہ میں رہے گا (۴) اور جب اس کے سامنے کسی شخص کی تعریف کی

جائے گی تو اُسے دل سے پسند نہیں کرے گا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد سے باہر تشریف لائے تو لوگ آپؓ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے، یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس شان کو دیکھ کر کسی کا دل سلامت رہ سکتا ہے؟ اس کے بعد فرمایا: اپنے پیچھے جوتوں کی کھسکھساہٹ سننا بے وقوف لوگوں کے دلوں کو فاسد کرنے کا سبب ہے۔ (یعنی اس شان کو دیکھ کر احمق لوگ اپنے کو بڑا سمجھنے لگتے ہیں، حالانکہ یہ بڑائی کی دلیل نہیں ہے۔)

دو طبقوں پر اصلاح کا مدار:...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے دو طبقے اگر سدھر جائیں تو سب لوگ سدھر جائیں: (۱) علما (۲) اصحابِ اقتدار۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علما کی مثال نمک کی مانند ہے کہ اگر کوئی چیز بگڑ جائے تو نمک کے ذریعے اس کی اصلاح کی جاتی ہے، لیکن اگر نمک ہی خراب ہو جائے تو پھر اس کی درستگی کی کوئی صورت نہیں ہے۔

معلوم ہوا کہ امت کی اصلاح کے لیے مذہبی وسیاسی قائدین کا اولاً سدھرنا اور اصلاح سے متصف ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر عمومی اصلاح کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

دنیادار عالم سے امت کو نفع نہیں ہوتا:...... حضرت سفیان ثوریؒ کا مقولہ ہے کہ ''عالم اس امت کا طبیب (اور ڈاکٹر) ہوتا ہے اور امت کا مرض مال ہے، لہٰذا اگر خود عالم ہی (ناحق طور پر) مال کھینچنے میں لگ جائے تو وہ خود دوسروں کا علاج کیسے کرے گا؟

عمل کے بغیر وعظ مؤثر نہیں:...... حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ اگر عالم اپنی نصیحت پر عامل نہ ہو تو اس کی نصیحت لوگوں کے دلوں سے ایسے گزر جاتی ہے جیسے چکنے پتھر سے بارش کے قطرات پھسل جاتے ہیں۔ (یعنی عمل کے بغیر وعظ میں اثر پیدا نہیں ہوتا)

خفیہ شہوت کیا ہے؟...... یزید بن حبیبؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ ''خفیہ شہوت'' کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفیہ شہوت یہ ہے کہ آدمی لوگوں کو علم سکھائے پھر یہ تمنا کرے کہ لوگ (زیادہ سے زیادہ) اس کی مجلس میں آ کر استفادہ کیا کریں۔ حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ ''پوشیدہ شہوت'' یہ ہے کہ آدمی اپنی نیکی پر لوگوں سے تعریف کا متمنی رہے۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کہیں وعظ وتقریر کے لیے جائیں تو بعد میں یہ سننے کے متمنی رہتے ہیں کہ ''تقریر کیسی رہی''، اور اگر کوئی حوصلہ افزا تبصرہ کر دے تو پھولے نہیں سماتے، ایسے حضرات کو مذکورہ بالا ارشادات بار بار پڑھ کر اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔

☆......☆......☆